

حضرت مولانا عبدالمجید توحیدی الازہری، مرکز کے معاون سالار جمعیت علمائے اسلام پاکستان حضرت مولانا محمد معاد اور افتخار حلقہ نظام آباد، سرگودھا کے سربراہان عظیم و ضبط اور بہترین سیکورٹی فراہم کاروں نے منٹالی نظم و ضبط اور بہترین سیکورٹی فراہم کرنا اور ان مشاہدات کا علمائے نظام

ایڈیٹوریل

بلوچستان میں سکیورٹی چیلنجز اور عزم نو

ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری کی گزشتہ روز کی پریس کانفرنس میں ملک کی سکیورٹی صورتحال خصوصاً بلوچستان میں ابھرتے چیلنجز اور ریاستی عزم کو مکمل انداز میں واضح کیا گیا۔ تہران پاک فوج نے تباہ کن گزشتہ چار روز کے دوران بلوچستان میں دہشت گردی کے تین بڑے واقعات میں فتنہ انگیز اور فتنہ انگیز ہندوستان کے دہشتگردوں نے معصوم شہریوں کو نشانہ بنایا تاہم بلوچستان کے بہادر سپاہیوں اور سکیورٹی اہلکاروں نے جرات و بہادری سے ان کا مقابلہ کیا۔ لیفٹیننٹ جنرل ایمن شریف چودھری کے مطابق مختلف کارروائیوں میں پولیس کے 27 جان 11 فوجی اہلکار اور چار عام شہری شہید ہوئے اور جوانی کارروائیوں اور ٹیلی ویژن میڈیا پر بیشتر میں 54 دہشتگرد مارے گئے۔ بلوچستان میں خون کی بولی کھیلنے والا دشمن کون ہے اس حوالے سے دور رس کہیں اور نہ ہی دشمن کے مذموم مقاصد اور محرکات ڈھکے چھپے ہیں۔ یہ ایک مصدقہ حقیقت ہے کہ دہشتگردی کے ہر واقعے کے پیچھے بھارت ہے۔ اہداف اور طریقہ واردات میں فرق ہو سکتا ہے مگر ان واقعات کے ذمہ داروں کے مقاصد ایک ہیں: پاکستان کی ترقی کی راہیں روکنا، سماج میں خوف پیدا کرنا اور دفاعی قوت کو کمزور کرنا۔ دراصل معرکہ حق کے بعد سے بھارت نے اپنی ہزیمت کا مداوا پاکستان میں بدامنی کو فروغ دینے میں تلاش کیا ہے۔

یہ باتیں بھارت کے سکیورٹی اداروں اور میڈیہنک ٹیکنس کے مسلک افراد بر ملا تسلیم کر چکے ہیں۔ بلوچستان کی جغرافیائی ہیئت ایسی ہے کہ بھارتی فئڈز دہشتگردوں کیلئے کھات لگا کر حملہ کرنا اور پہاڑوں میں مورچے بنا کر چھپنا آسان ہے تاہم پاک فوج کی شاندار ذمہ داری اور دروندانی بنیاد پر جاری ایٹمی جنس میڈیا آپریشنز سے دہشتگردی کے خطرات میں غاصی کی آئی ہے۔ ایک نئی سکیورٹی تھنک ٹینک کی حالیہ رپورٹ کے مطابق رواں سال کی دوسری سہ ماہی میں (اپریل تا جون) بلوچستان میں دہشت گردی کے واقعات میں نمایاں آئی ہے اور مجموعی طور پر 94 واقعات رپورٹ ہوئے جو کل ملکی واقعات کا 35 فیصد ہیں۔ اسی طرح پرتشدد واقعات میں جانی نقصان جو پہلی سہ ماہی میں 443 تھا، دوسری سہ ماہی میں کم ہو کر 265 تک آگیا۔ یہ اعداد و شمار ریاستی رٹ کی بحالی کیلئے دفاعی اداروں کی موثر حکمت عملی کی دلیل ہیں۔ دشمن کی فتنہ گئی میں تیزی کے باوجود ہمارے سکیورٹی اداروں کے فولادی عزم نے دشمن کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا ہے اور انہی مایوس کن حالات میں دہشتگرد شہری آبادیوں پر شب خون مارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم اب عوام بھی سکیورٹی اداروں کے شانہ بشانہ دشمن کی خلاف ورزیوں پر بھی متنبی ڈیم اور ہند اوڑک پر دہشتگردوں کے حملوں کے جواب میں بہادر عوام نے دہشت گردوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہند اوڑک کا علاقہ خالی کر لیا۔ جب ریاستی اداروں اور عوام میں رشتہ نامضبوظ ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں زیر نہیں کر سکتی گزشتہ روز پینٹل ڈینش یونیورسٹی سے خطاب کرتے ہوئے چیف آف ڈینش فورسز فیلڈ مارشل سید عامر منیر نے عالمی اخبار انشادہ کیا کہ جنکین میڈیا کی بیان بازی یا سیاسی نعروں سے نہیں بلکہ ایمان اور اتحاد اور نظم و ضبط سے جیتی جاتی ہیں۔ فیلڈ مارشل نے واضح کیا کہ کبھی افواج ہر قسم کے چیلنج سے ششٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں۔ یہ میری ذاتی عزم کا واضح اظہار ہے کہ سرحدوں کے اندر یا باہر سے ہونے والی کسی بھی ہم جوئی کا جواب اب ریاست ان زبان میں دیا جائے گا جو دشمن کو سمجھ آتی ہے۔ سکیورٹی انتظام بہتر بنانے کے علاوہ اس حقیقت کو بھی مان کر چلنا ہوگا کہ حالات کو بہتر بنانے کیلئے وسائل کی بہتر تقسیم بھی از حد ضروری ہے کیونکہ خرد و بیوں کیسہا محاسب مسائل کا حل ممکن نہیں۔

قویں خرچ سے نہیں، پیداوار سے امیر بنتی ہیں

دنیا کی ہر قوم، ہر خاندان اور ہر کاروبار ایک بنیادی معاشی حقیقت کا سامنا کرتا ہے، دولت پہلے پیدا کی جاتی ہے، پھر استعمال ہوتی ہے۔ صرف خرچ کرنے سے خوشحالی نہیں آتی ہوتی بلکہ اشیاء، خدمات، علم، مہارت اور نئی ایجادات کا ذریعہ دولت ضروری ہے لیے پولیو پیدا کرنے سے معاشی ترقی قیام پیتی ہے۔ آج کی عالمی معیشت میں صارفین کے اخراجات کو ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے، جبکہ آسان قرضوں اور کریڈٹ کی دستیابی نے فوری خواہشات پوری کرنے کا رجحان بھی پیدا کر دیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی معاشرے کی دنیا بخوشحالی صرف اس وقت ممکن ہے جب اس کی بنیاد پیداوار، محنت، سرمایہ کاری، تعلیم، تحقیق اور اخراج عموماً وہی قوتیں ترقی کرتی ہیں جو اپنی پیداوار میں اضافہ کرتی ہیں، مستقبل پر سرمایہ کاری کرتی ہیں اور موجودہ ضروریات کے ساتھ ساتھ نئی دنیا کی معاشی طاقت بن گئیں۔ ایسی طرح جنوبی کوریا نے تعلیم، تحقیق، انکیزیشن، سائنس کی تیز ترقی معاشرتی ترقی کی دوسری جانب وہ ممالک جو طویل عرصے

تک صرف قرضوں، درآمدات یا غیر پیداواری اخراجات پر انحصار کرتے رہے، انہیں معاشی بحران، قرضوں کے بوجھ اور کورٹری کا سامنا کرنا پڑا۔ بین الاقوامی تجارت ہر ملک کے لیے فائدہ مند ہے۔ آج کا کاروبار کو نئے مواقع ملنے ہیں۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مقامی تک صرف قرضوں، درآمدات یا غیر پیداواری اخراجات پر انحصار کرتے رہے، انہیں معاشی بحران، قرضوں کے بوجھ اور کورٹری کا سامنا کرنا پڑا۔ بین الاقوامی تجارت ہر ملک کے لیے فائدہ مند ہے۔ آج کا کاروبار کو نئے مواقع ملنے ہیں۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مقامی

تک صرف قرضوں، درآمدات یا غیر پیداواری اخراجات پر انحصار کرتے رہے، انہیں معاشی بحران، قرضوں کے بوجھ اور کورٹری کا سامنا کرنا پڑا۔ بین الاقوامی تجارت ہر ملک کے لیے فائدہ مند ہے۔ آج کا کاروبار کو نئے مواقع ملنے ہیں۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مقامی

دنیا میں قانون شکن حکمران؟؟؟

کسی دور میں حکمرانی کا معیار سب سے بہتر ہونا تھا اسلام میں تقویٰ اور تم ہی معیار تھا مگر شائد آج تمام چیزوں کے ساتھ حکمرانی کے معیار میں بھی تبدیلی ہو چکی ہیں اگر دنیا بھر میں اپنے ملکوں کو چلانے والوں پر غور کریں تو حیران کن حقائق سامنے آتے ہیں دنیا بھر میں حکمرانی کے ایوانوں میں بیٹھنے والی افراد کے پاس سے جب ہم تحقیق کرتے ہیں تو ایک انتہائی حیران کن اور آفسونناک حقیقت سامنے آتی ہے: وہ یہ کہ دنیا کے کئی اہم اور طاقتور ممالک کے سربراہان یا تو عسکین جرائم میں ملوث پائے گئے ہیں، یا ان پر ایسے الزامات عائد کیے جا چکے ہیں جن کی نوعیت عام شہریوں کے لیے ناقابل معافی مانی جاتی ہے۔ اپنے ہمسایہ ملک بھارت پر نظر ڈرو اتے ہیں جو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہوئے کا جو دھار ہے

موجودہ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی 2002 کے مجرمت n فسادات کے وقت ریاست کے وزیر اعلیٰ تھے۔ ان فسادات میں تقریباً دو ہزار مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ مختلف عالمی اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے اس قتل عام کو ریاستی سرپرستی میں انجام دیا گیا منصوبہ قرار دیا۔ اس الزام کی بنیاد پر مودی کو کئی سالوں تک امریکہ اور برطانیہ جیسے ملکوں میں داخلے کی اجازت نہیں دی گئی۔ آج بھی وہ کینیڈا میں ایک سکھر رہتا

ہوئے کا جو دھار ہے

ہوئے کا جو دھار ہے

ہوئے کا جو دھار ہے

ہوئے کا جو دھار ہے

رکھ دیا۔ اگرچہ خود بیٹن نے اس کی تردید کی، مگر اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ روس میں بدعنوانی ایک منظم ریاستی رویہ بن چکی ہے، جس کے پیچھے اس کی قیادت کا ہاتھ ہونا کوئی راز نہیں رہا۔

جن جن میں یا پھر کرپشن کے کئی الزامات کے ساتھ ساتھ فلسطینیوں پر دہشتانہ بمباری اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے باعث جنگی مجرم ہونے کا الزام عالمی عدالت انصاف میں عائد کیا گیا ہے۔ حال ہی میں ان پر غزہ میں عام شہریوں پر حملوں کی پالیسی مرتب کرنے کا الزام عوامی سطح پر قویہ حاصل کر چکا ہے۔ عالمی عدالت نے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کیے ہیں اور وہ اب کی ممالک کا سفر نہیں کر سکتے۔ تاہم سپریم کورٹ میں دنیا بھر کے کئی حکمرانوں کے خفیہ اٹائے اور ٹیکس چوری کے انکشافات سامنے آئے۔ ان میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم، پاکستان کے سابق وزیر اعظم نواز شریف، سعودی بادشاہوں کے اہل خانہ، اور افریقہ والی اہلین امریکہ کے کئی سربراہان کے نام شامل تھے۔ لیکن انہوں کی بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کو تو بری کر دیا گیا، انہوں نے سیاسی اثر و رسوخ کے ذریعے خود کو محفوظ کر لیا۔ جب دنیا کے بااثر اور طاقتور افراد پر لگنے والے الزامات کی نوعیت اتنی سنگین ہوتی ہے سوال اٹھتا ہے کہ کیا قانون صرف کمزوروں پر لاگو ہوتا ہے؟ کیا عالمی انصاف کا نظام طاقتوروں کے سامنے بکس ہے؟

ریاستی اداروں کو نشانہ بناتے ہیں بلکہ عام شہریوں، مزدوروں، مسافروں اور ترقیاتی منصوبوں کو بھی اپنی کارروائیوں کا بکھ بناتے ہیں تا کہ خود دہراس کی نشانی پیدا کی جا سکے۔ پاکستان کی سکیورٹی فورسز نے ہمیشہ ان خدشات کا بھرپور مقابلہ کیا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں افواج پاکستان، کارروائی، جس میں متعدد دہشت گرد مارے گئے جبکہ کئی جانوں نے قربانی دی۔

کے لیے ایک پیغام ہے کہ موجودہ دور کی جنگیں روایتی میدانوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان کا دائرہ کار سامریا آپتیس، اطلاعات، معیشت، سفارت کاری اور نفسیاتی محاذوں تک پھیل چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی دفاع

کے لیے ایک پیغام ہے کہ موجودہ دور کی جنگیں روایتی میدانوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان کا دائرہ کار سامریا آپتیس، اطلاعات، معیشت، سفارت کاری اور نفسیاتی محاذوں تک پھیل چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی دفاع

کے لیے ایک پیغام ہے کہ موجودہ دور کی جنگیں روایتی میدانوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان کا دائرہ کار سامریا آپتیس، اطلاعات، معیشت، سفارت کاری اور نفسیاتی محاذوں تک پھیل چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی دفاع

دہشت گردی

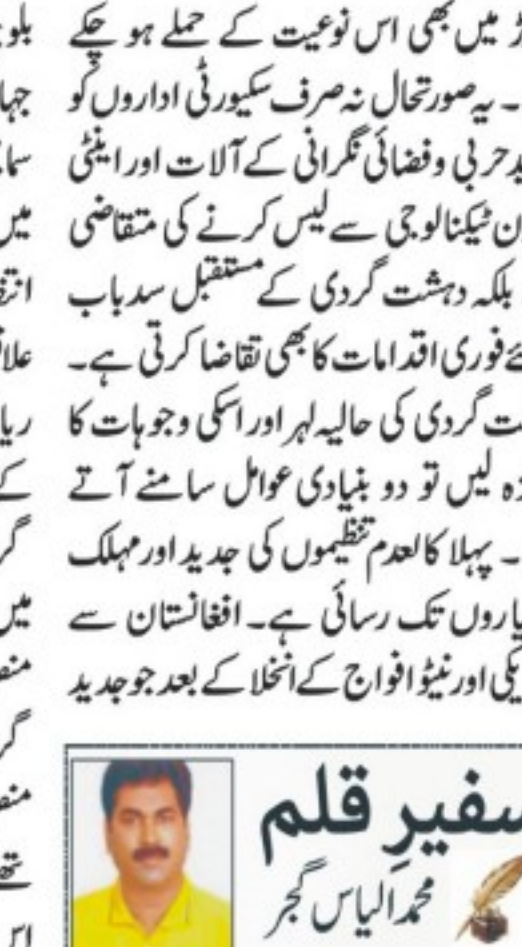
بلوچستان کے ضلع زیارت میں پولیس چوکی پر دہشت گردی کے واقعے میں پولیس کے نو اہلکاروں کی شہادت کا واقعہ دہشت گردی کے اسی سلسلے کی کڑی ہے جس کا سامنا پاکستان کو گزشتہ کئی برسوں سے کرنا پڑ رہا ہے۔ اگرچہ سکیورٹی فورسز نے فوری جوابی کارروائی کرتے ہوئے پندرہ دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا تاہم پولیس اہلکاروں کا جانی نقصان اٹھونا ہوا ہے۔ ایک سکیورٹی تھنک ٹینک کی سہ ماہی رپورٹ کے مطابق گزشتہ تین ماہ کے دوران ملک بھر میں دہشت گردی کے 267 واقعات ہوئے جن میں سے 92 فیصد تجزیہ پختونخوا اور بلوچستان میں ہوئے۔ گزشتہ باوقام متحدہ کی سکیورٹی کونسل میں جمع کرائی گئی ایک رپورٹ کے مطابق 2025 میں پاکستان کو افغانستان کی جانب سے 5300 سے زائد دہشت گردانہ حملوں کا سامنا کرنا پڑا جن میں 1200 سے زائد افراد جاں بحق ہوئے۔ یہ اعداد و شمار یہ ثابت کرتے ہیں کہ ملک کے مغربی حصوں میں دہشت گردی کا اصل محرک افغانستان ہے۔ حالیہ واقعات میں ایک توشیناک پہلو یہ سامنے آیا ہے کہ دہشت گرد اپنے گھرانے کے مقاصد کیلئے جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال بھی کر رہے ہیں۔ جنوبی وزیرستان کی شہری آبادی پر گواڈ کا پھر کے ذریعے کیا جانے والا دھماکا بھی حکمت عملی کا ثبوت ہے۔ ان سے قبل ٹانک، کرک اور

نہیں رہتا بلکہ علاقائی اور بین الاقوامی امن کے لیے بھی خطرہ بن جاتا ہے۔ اسی تناظر میں پاکستان کی جانب سے بین الاقوامی برادری کا رخ کرنا ضروری ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ ضروری ہے۔ دوسری جانب یہ بھی ضروری ہے کہ کارروائیوں تک محدود نہ رہے۔ اپنا پسند سوچ، نفرت انگیز بیانیے، نو جوانوں کی گمراہ کن گھبرائی، غیبت اور غیر قانونی مالی وسائل کسی ایک ملک کا سسٹیم بلکہ عالمی فتنہ جس سے ششٹنے کے لیے مشرک حکمت عملی، معلومات کا تبادلہ، بارڈر مینجمنٹ، غیر قانونی نقل و حرکت کی روک تھام اور دہشت گردوں کی مالی معاونت کا خاتمہ کاربہ ہو چکا ہے۔ اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ پاکستان کی معاشی ترقی کا بہادر راستہ تعلیق امن و امان سے ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری، صنعتی ترقی، سیاحت، تجارت اور بڑے ترقیاتی منصوبے اہل وقت کا کامپ ہو سکتے ہیں جب ملک میں پائیدار امن قائم ہو۔ وہی وجہ ہے کہ حکومت نے پچھلے سیمٹ دیگر دوست ممالک کے شہریوں کی حفاظت کے لیے خصوصی سکیورٹی

آئین لہراتے ہوئے جواب دیا۔ نامی صاحب، ہم کو کئی سالوں تک ہم سے۔ ہمیں تو بچی خانے 26 مارچ 197 کو بین خان کیا تھا۔ ہم نے بین خان کو بھی بھگت لیا۔ ان کے چاہنیں بھی دیکھ لے۔ ہم موجودہ آزمائش سے بھی نمٹ گئے۔ ملک غلام جیلانی ہی کے اجراع میں ہے جرحامانی عرض کرتا ہے کہ ہم سے خورف اور اخلتانی نہیں کرتا ہے۔ ہم نے کوششیں کی، جمہوریت کے رستے، سیاسی قیادت، مذہبی رہنمائی، سول سماجی، میڈیا اور تعلیمی اداروں پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قومی یکجہتی، برداشت، آئین کی بالادستی اور قانون کی بحالی کے فروغ میں اپنا تھ کر دار ادا کریں۔

آئین لہراتے ہوئے جواب دیا۔ نامی صاحب، ہم کو کئی سالوں تک ہم سے۔ ہمیں تو بچی خانے 26 مارچ 197 کو بین خان کیا تھا۔ ہم نے بین خان کو بھی بھگت لیا۔ ان کے چاہنیں بھی دیکھ لے۔ ہم موجودہ آزمائش سے بھی نمٹ گئے۔ ملک غلام جیلانی ہی کے اجراع میں ہے جرحامانی عرض کرتا ہے کہ ہم سے خورف اور اخلتانی نہیں کرتا ہے۔ ہم نے کوششیں کی، جمہوریت کے رستے، سیاسی قیادت، مذہبی رہنمائی، سول سماجی، میڈیا اور تعلیمی اداروں پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قومی یکجہتی، برداشت، آئین کی بالادستی اور قانون کی بحالی کے فروغ میں اپنا تھ کر دار ادا کریں۔

آئین لہراتے ہوئے جواب دیا۔ نامی صاحب، ہم کو کئی سالوں تک ہم سے۔ ہمیں تو بچی خانے 26 مارچ 197 کو بین خان کیا تھا۔ ہم نے بین خان کو بھی بھگت لیا۔ ان کے چاہنیں بھی دیکھ لے۔ ہم موجودہ آزمائش سے بھی نمٹ گئے۔ ملک غلام جیلانی ہی کے اجراع میں ہے جرحامانی عرض کرتا ہے کہ ہم سے خورف اور اخلتانی نہیں کرتا ہے۔ ہم نے کوششیں کی، جمہوریت کے رستے، سیاسی قیادت، مذہبی رہنمائی، سول سماجی، میڈیا اور تعلیمی اداروں پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قومی یکجہتی، برداشت، آئین کی بالادستی اور قانون کی بحالی کے فروغ میں اپنا تھ کر دار ادا کریں۔



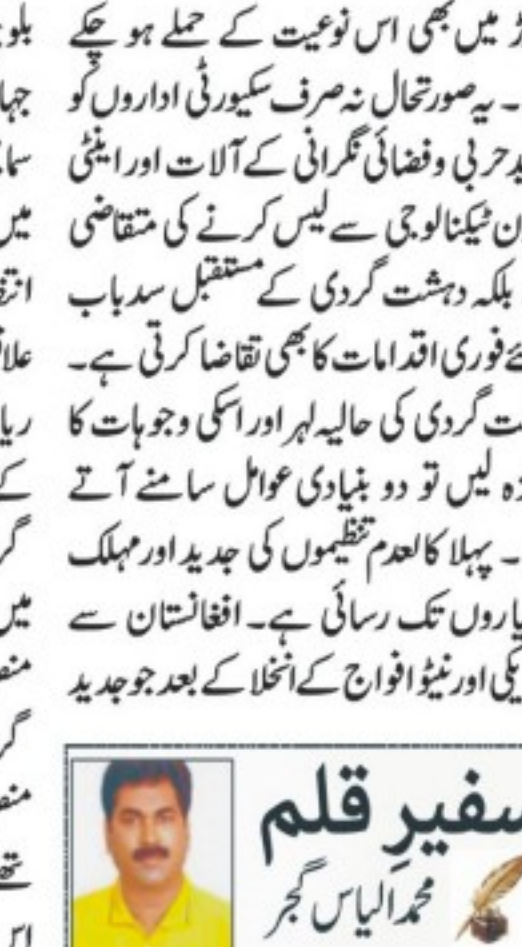
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



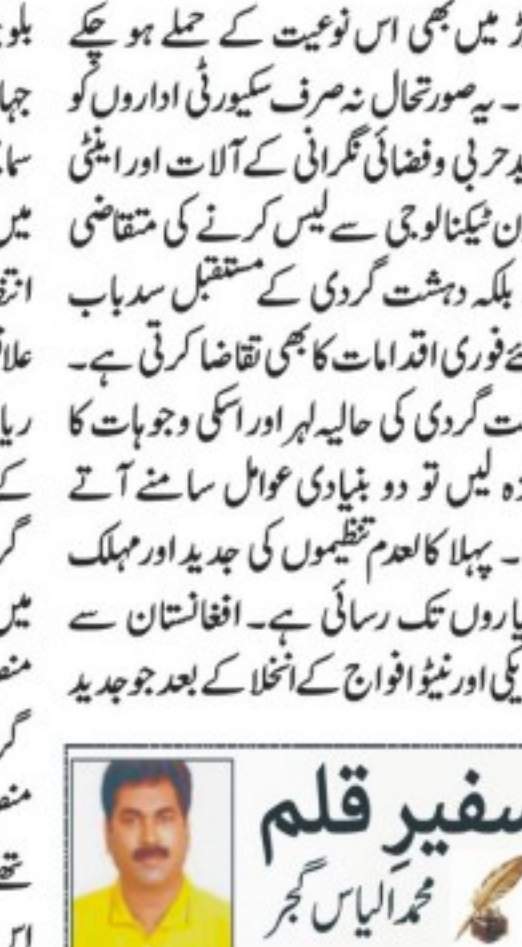
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



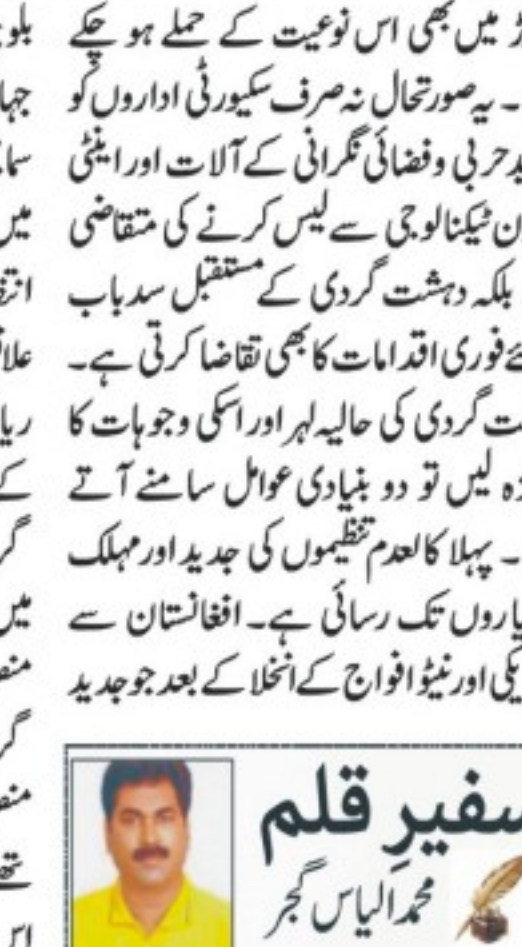
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



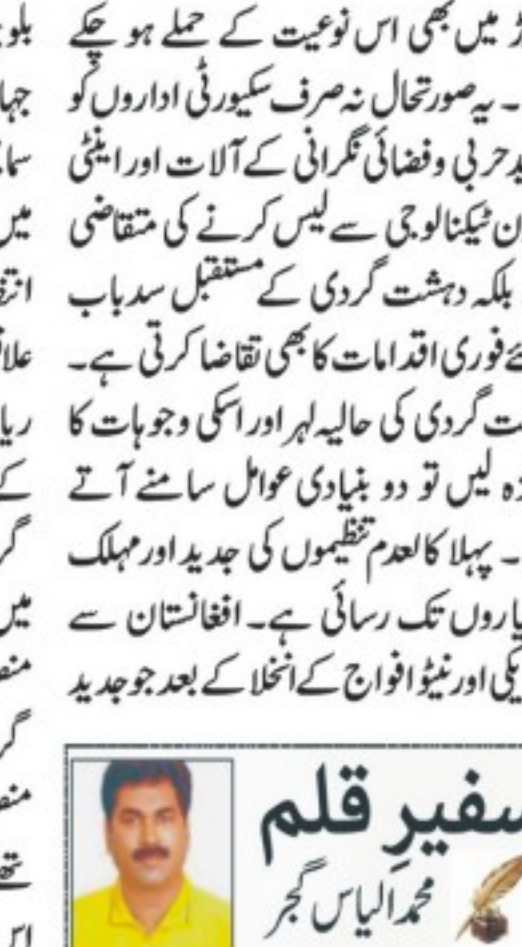
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



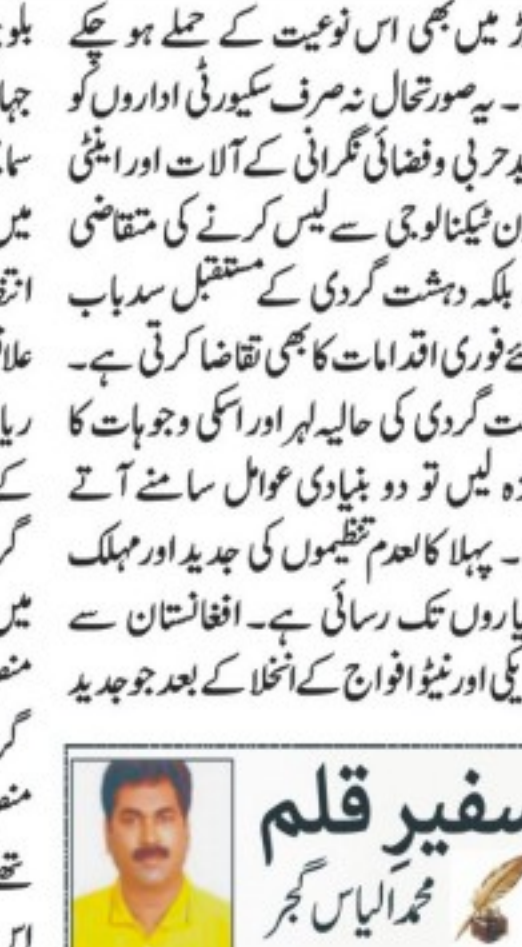
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



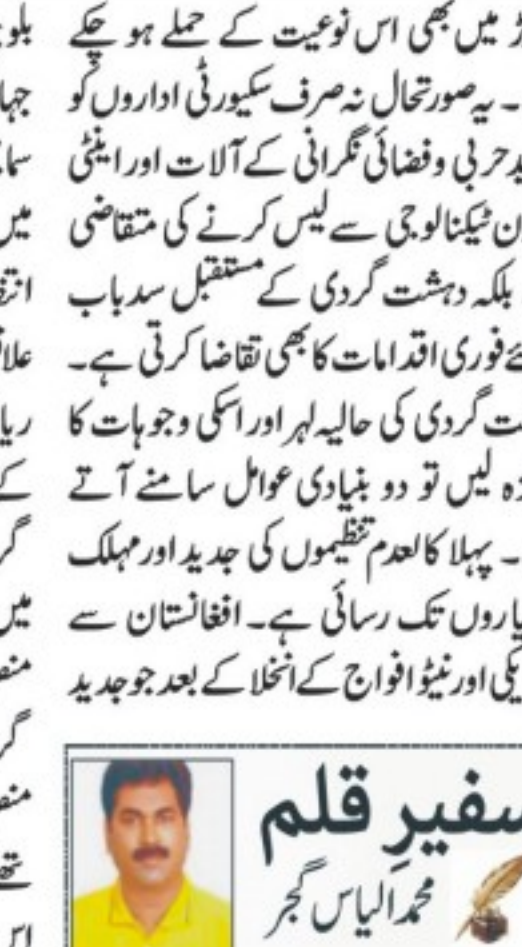
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



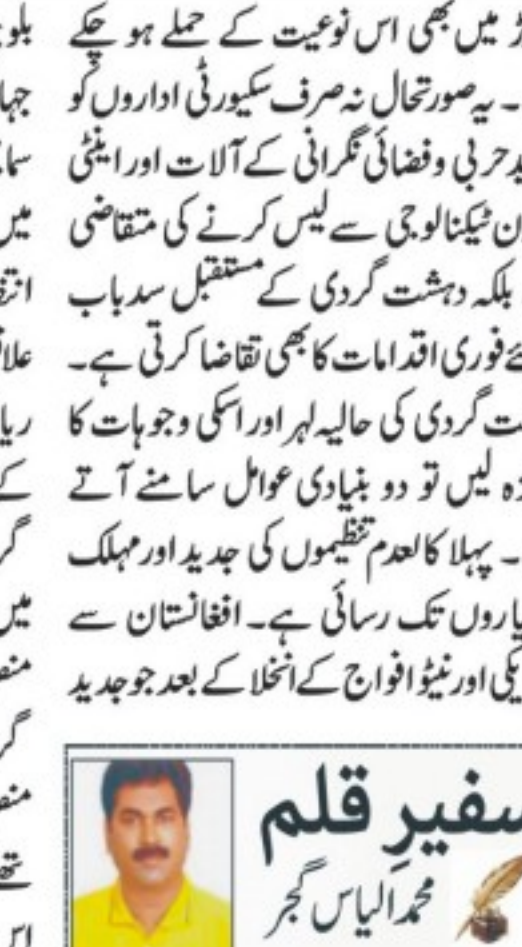
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



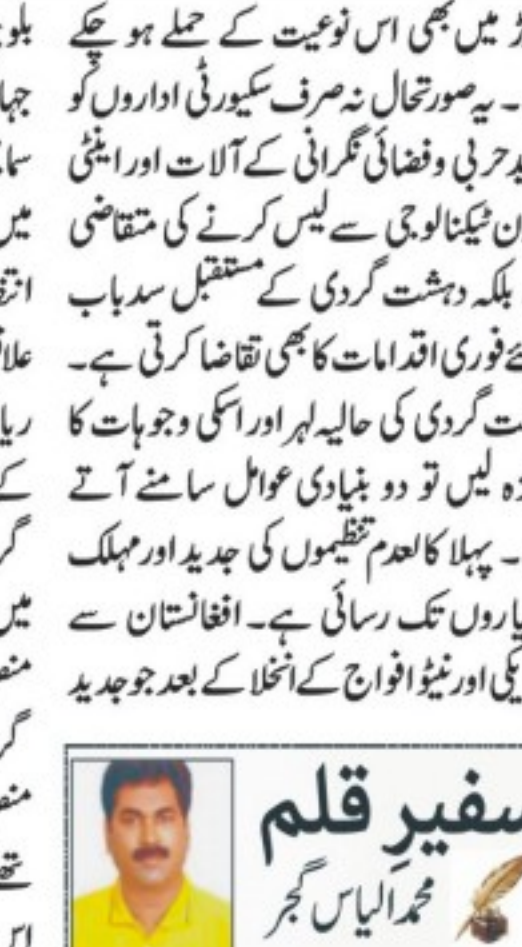
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



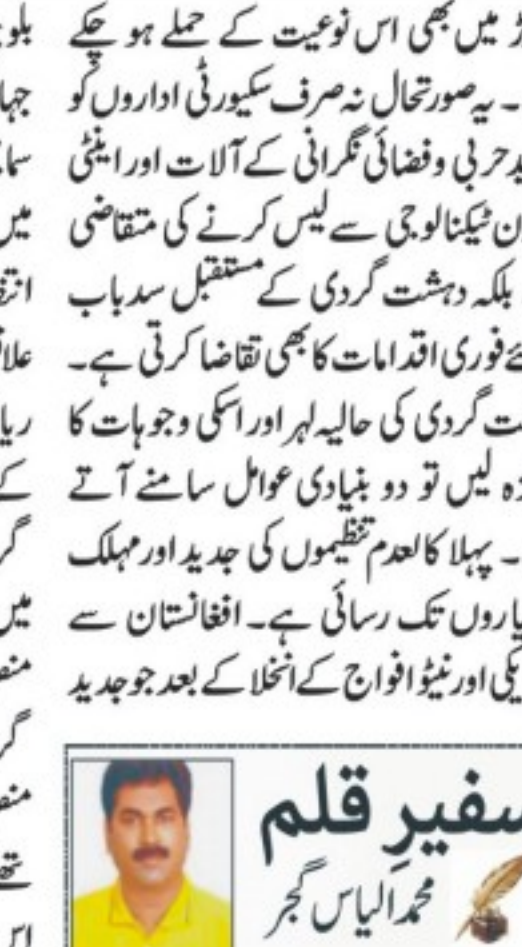
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



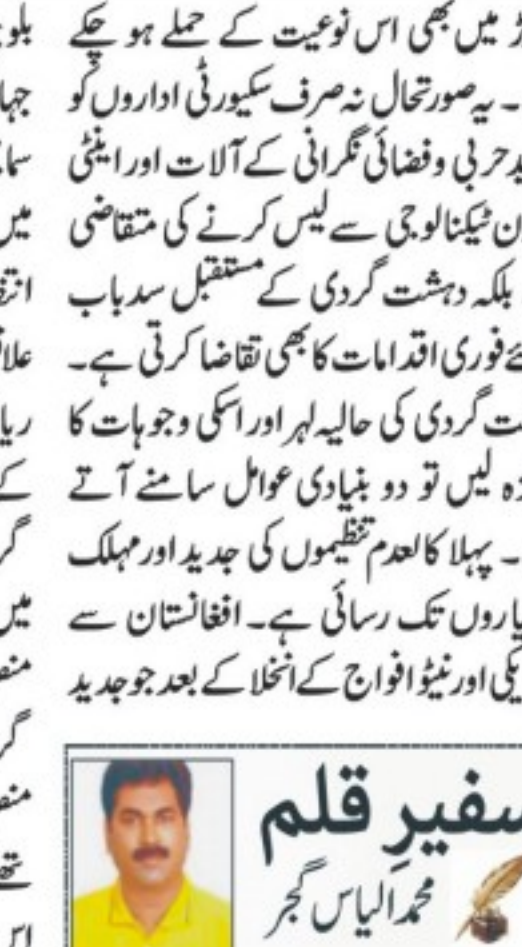
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



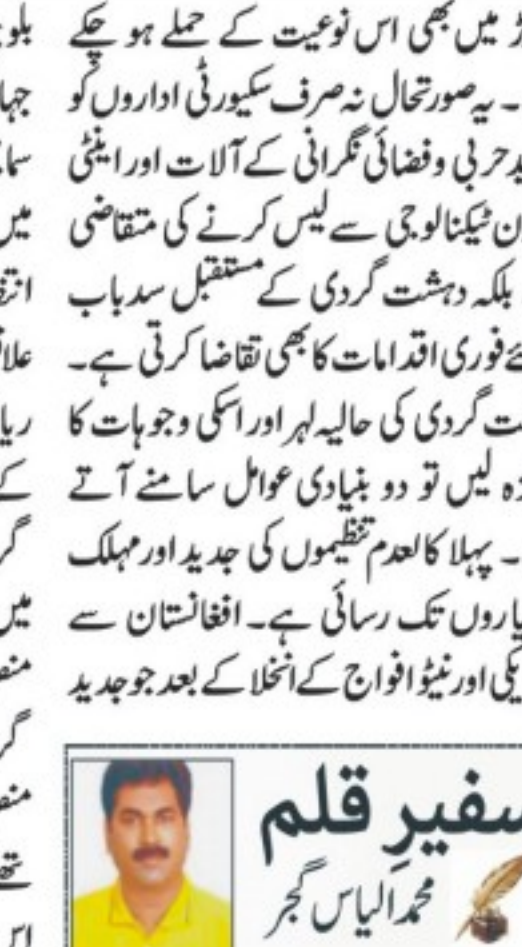
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



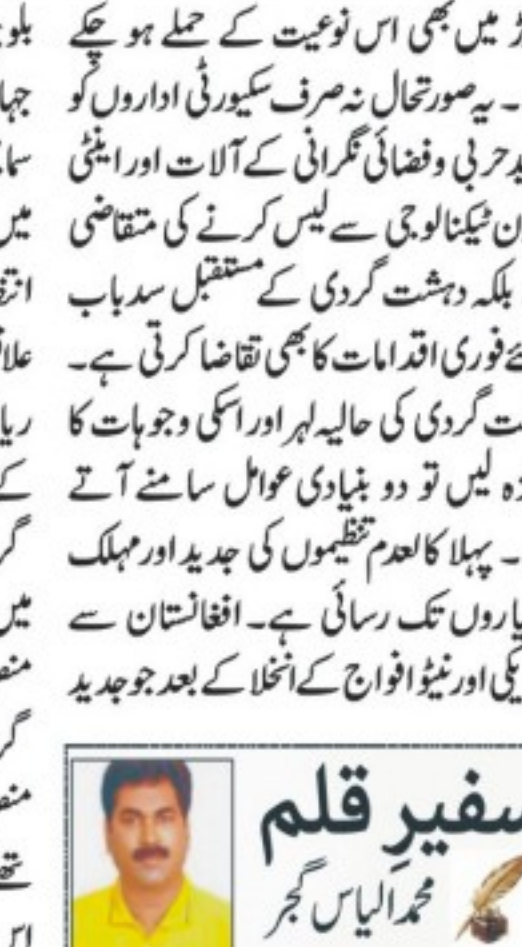
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



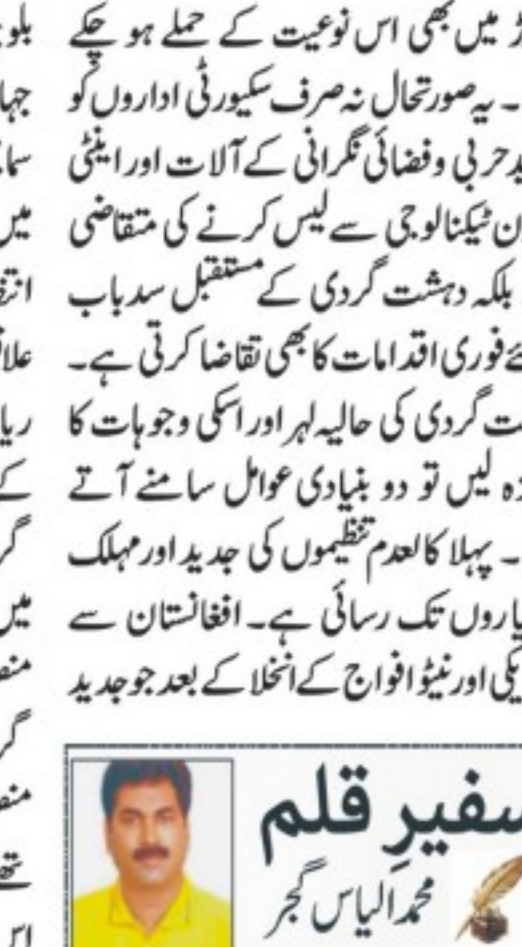
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



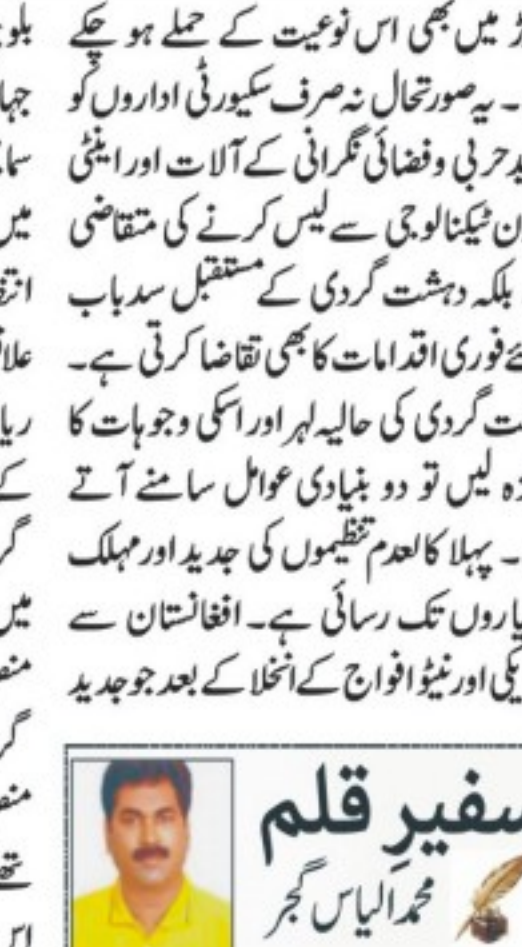
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



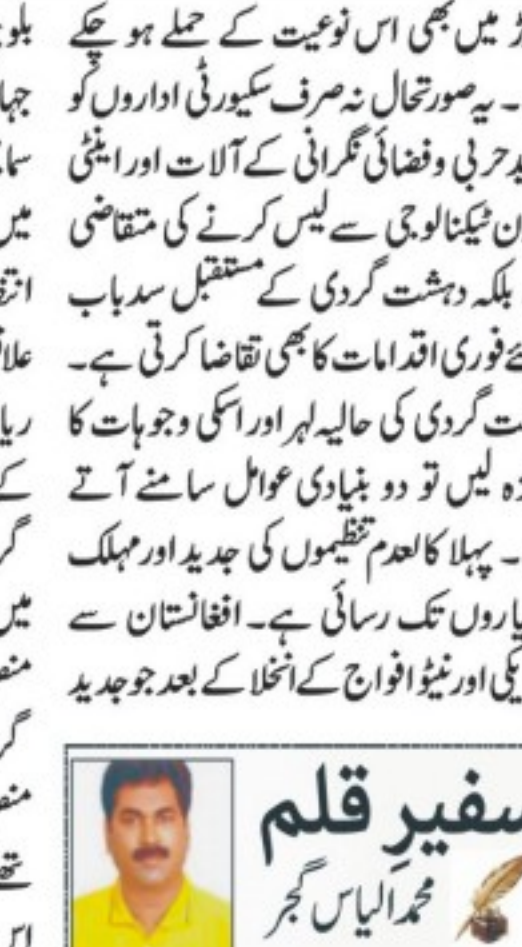
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



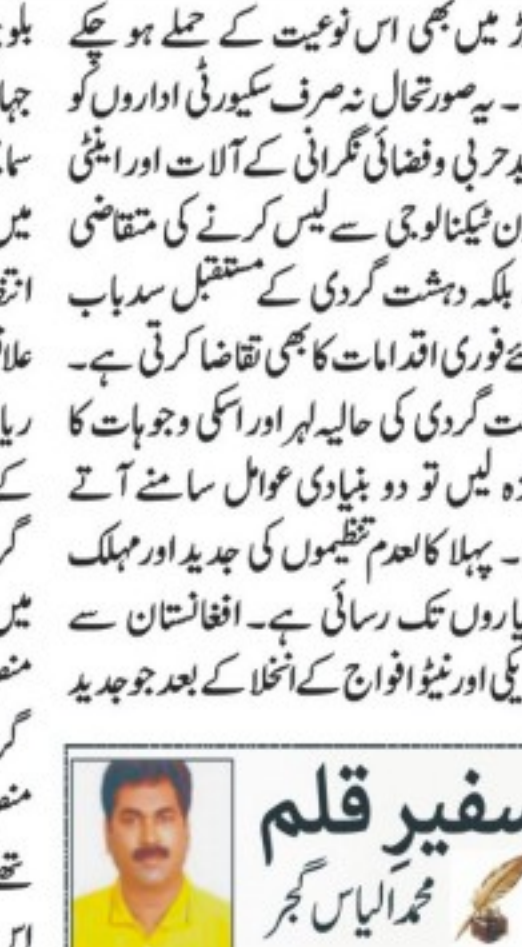
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



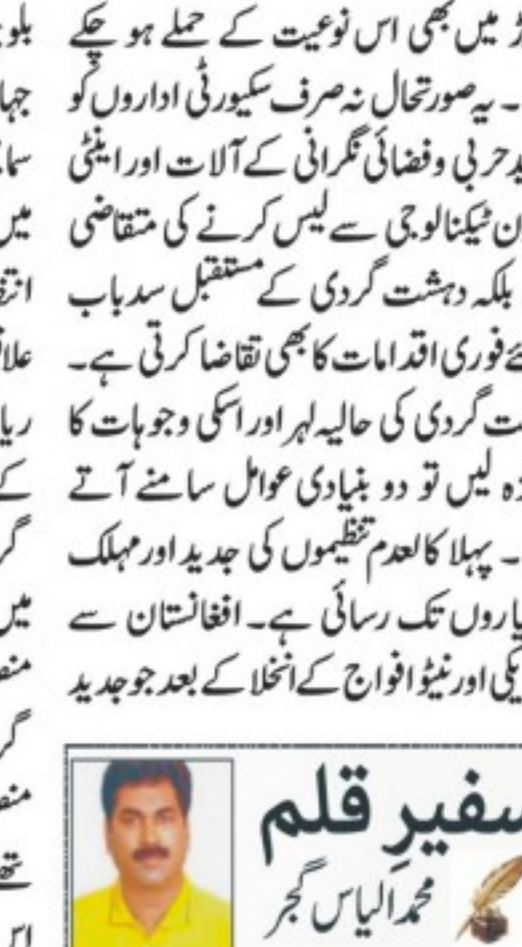
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



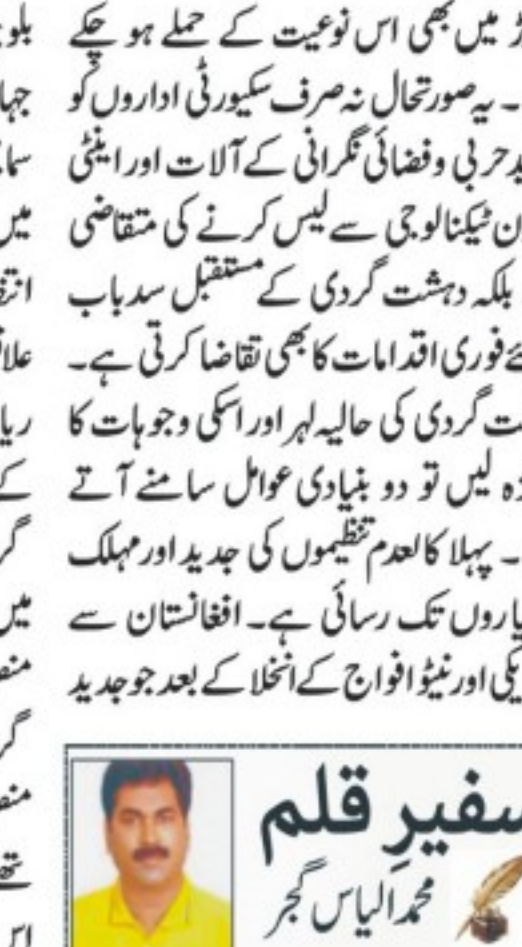
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



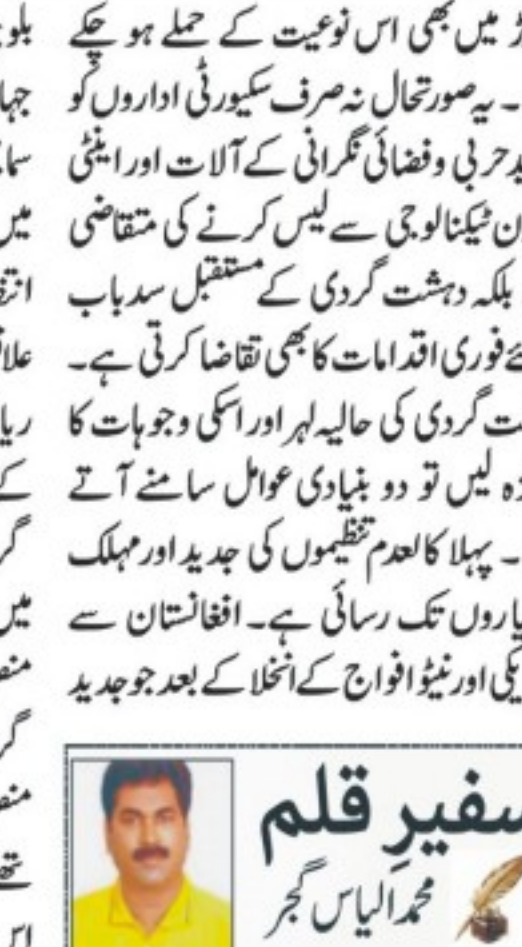
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



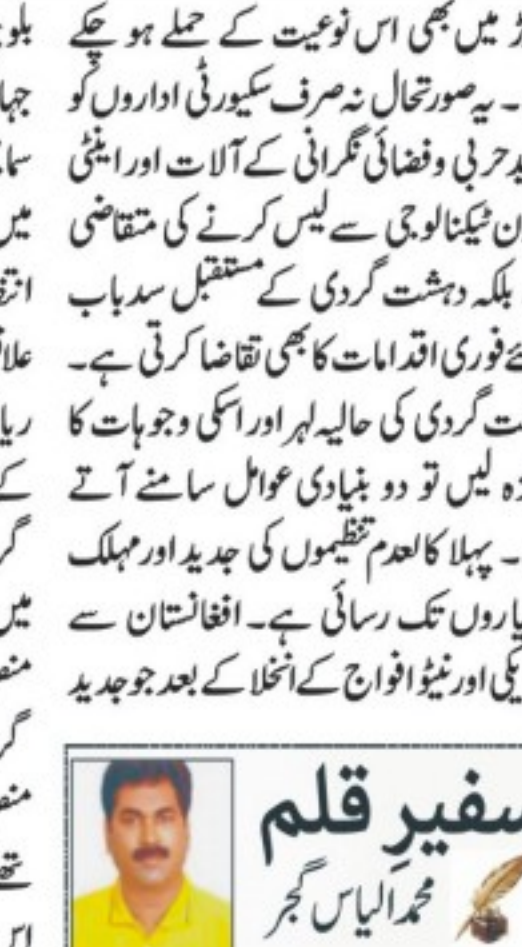
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



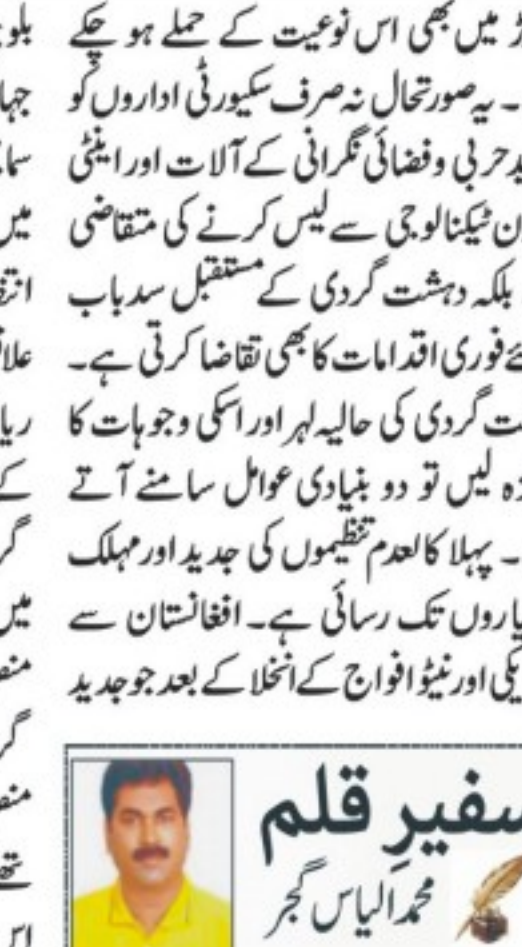
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



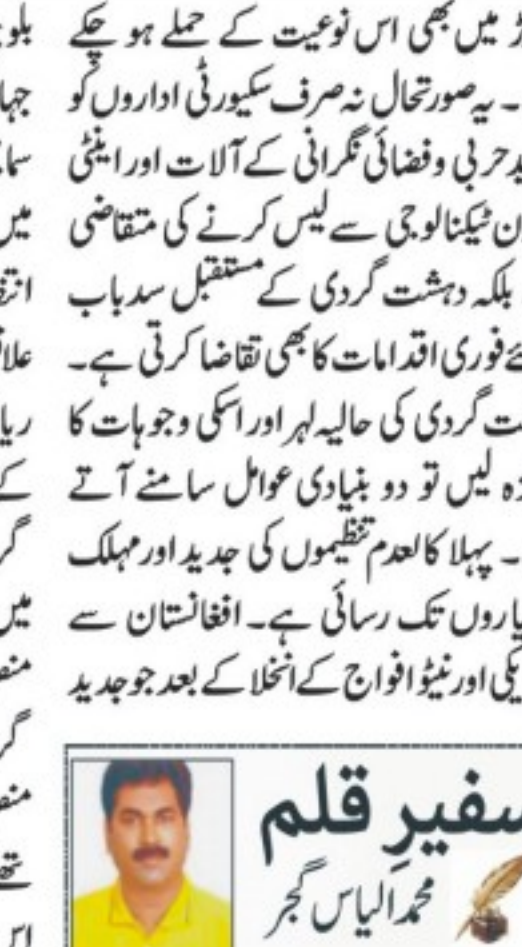
سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر



سفیر قلم محمد الیاس گجر

سفیر قلم محمد الیاس گجر

